کیا یہ سچ نہیں کہ بِكُلِّ ءَايَةٍ کے معنی اور مفہوم ''تمام کی تمام نشانیوں'' میں مردہ انسان کا زندہ ہو جانا، دنیا سے رخصت ہو چکے لوگوں کا واپس آ جانا وغیرہ شامل تصور ہوگا؟

اللہ رب العزت نے آقائے نامدار، رسولِ کریم ﷺ کو یہ اطلاع دی ہے:

وَلَئِنْ أَتَيْتَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَـٰبَ بِكُلِّ ءَايَةٍ مَّا تَبِعُوا۟ قِبْلَتَكَ ۚ

''لیکن اگر آپ (ﷺ) تمام کی تمام نشانیاں بھی لے آئیں تو وہ جنہیں کتاب دی گئی تھی (من حیث القوم) آپ (ﷺ) کے قبلة کو نہیں مانیں گے'' (حوالہ البقرۃ۔۱۴۵)

اہل علم وفکر کیلئے مقام غور ہے کہ اللہ رب العزت اس تلخ حقیقت کی خبر دے رہے ہیں کہ اگر آقائے نامدار، خاتم النبیین، رسولِ کریم ﷺ تمام کی تمام نشانیاں بھی لے آئیں تو بھی اہل کتاب نے ان کے قِبْــــلَة، کعبہ معظّمہ کو نہیں ماننا ۔آیت مبارکہ میں بِكُلِّ ءَايَةٍ ''تمام کی تمام نشانیوں'' سے واضح ہے کہ آقائے نامدار رسولِ کریم ﷺ اگر موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا میں واپس بلا کر انہیں دکھانے کا معجزہ دکھا دیتے تو بھی اہلِ کتاب نے اپنی ضد پر قائم رہتے ہوئے ہوئے من حیث القوم کعبہ معظّمہ کو قِبْلَةَ تسلیم نہیں کرنا تھا۔

اللہ رب العزت نے اس حقیقت کو بھی عیاں کر دیا تھا

وَمَا بَعْضُهُم بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ

''اور نہ ہی وہ (یہود ونصاریٰ) آپس میں ایک دوسرے کے قبلة کو مانیں گے''۔ (حوالہ البقرۃ۔۱۴۵)

آیت مبارکہ نے غیر مبہم انداز میں دنیا پر یہ واضح کر دیا ہے کہ یہود ونصاریٰ نے من حیث القوم یہودیت اور نصرانیت پر باقی رہنا ہے۔

اللہ رب العزت نے ایک حقیقت کی خبر دے دی ہے کہ اہل کتاب نے رسولِ کریم ﷺ کے قِبْلَة، کعبہ معظّمہ کو تسلیم نہیں کرنا چاہے تمام کی تمام نشانیاں دیکھ لیں اور یہود ونصاریٰ نے بھی کبھی ایک دوسرے کے قِبْلَة کو تسلیم نہیں کرنا۔ اور قرآنِ مجید نے دنیا کے تمام انسانوں کیلئے اس خبر کو روزِ آخر تک دہراتے رہنا ہے کیونکہ اللہ رب العزت نے رسولِ کریم ﷺ سے تمام انسانوں کو کہلوایا ہے

وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانُ لِأُنذِرَكُم بِهِۦ وَمَنۢ بَلَغَ ۚ (حوالہ سورۃ الانعام ۔۱۹)

''اور یہ قرآنِ مجید میری طرف وحی کیا گیا ہے تا کہ اس کے ذریعے میں تمہیں بھی خبردار کروں اور انہیں بھی جنہیں قرآنِ مجید پہنچا''۔

اللہ رب العزت کی دی ہوئی خبر تو یہ ہے کہ بنی اسرائیل اور نصاریٰ نے من حیث القوم روز قیامت تک اپنی ضد پر قائم رہنا ہے اور کعبہ معظمہ کو قِبْلَة تسلیم نہیں کرنا تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آخر زمان میں ''عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی پر'' اُن کے کہنے پر وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوں گے کیونکہ کعبہ معظمہ کو قِبْلَة مانے بغیر تو اسلام میں کوئی داخل نہیں ہوسکتا؟

اللہ تعالیٰ کی اس قدر قطعی یقین کے انداز میں دی ہوئی خبر کی موجودگی میں کیا اس تخیل اور تصور کو تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں ایک بار پھر تشریف لائیں گے؟